

# 1 اقتصادی صورتحال

## 1.1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
شرح نمو (فیصد)			
4.4	-7.4	5.1	جولائی تا مارچ
8	-3.4	9.9	جولائی تا اپریل
-2.8	-9.8	28.3	جولائی تا اپریل
11.6	19.9	13.9	جولائی تا اپریل
11.8	22.0	9.8	اپریل
5.0	1.5	15.5	جولائی تا اپریل
8.1	2.4	9.3	جولائی تا اپریل
ارب ڈالر			
14.9	11.6	12.4	آخر اپریل
7.3	6.4	5.3	جولائی تا اپریل
1.7	2.2	3.8	جولائی تا اپریل
جی ڈی پی کا فیصد <sup>2</sup>			
2.7	2.0	3.5	جولائی تا دسمبر
6.9	8.7	10.0	جولائی تا اپریل
1.7	5.5	6.7	جولائی تا اپریل

1 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں۔

2 نسب نامہ میں پورے سال کی جی ڈی پی ہے۔ ایف بی ایس کی پورے سال کی تخمین شدہ جی ڈی پی م 10ء کے لیے استعمال کی گئی ہے۔

کئی معاشی اور معاشرتی دشواریوں کے باوجود وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ واضح ہو گیا ہے کہ ملک کا اقتصادی ماحول بہتر ہوا ہے۔ اپریل 2010ء میں 13.3 فیصد سال بسال گرانٹی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مالی سال 10ء کی اوسط سالانہ گرانٹی 12 فیصد کے آس پاس اور پچھلے سال کی اوسط 20.8 فیصد سے خاصی نیچے ہوگی۔ جاری حسابات کا خسارہ بھی تیزی سے کم ہوا ہے (دیکھئے جدول 1.1)، زر مبادلہ کے ذخائر میں بہتری آرہی ہے اور گوکہ مالیاتی خسارہ ہدف سے زیادہ ہو سکتا ہے تاہم مرکزی بینک سے اب تک قرض گیری گذشتہ برسوں کی نسبت کم رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں کاروباری اعتماد میں ہونے والے اضافے، اچھی فصلوں، توسیعی مالیاتی موقف اور عالمی معیشت کی کسی حد تک بحالی نے نمو کو پروان چڑھایا ہے، تخمینے کے مطابق م 10ء کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو 3.3 فیصد کے سالانہ ہدف کے مقابلے میں 4.1 فیصد رہے گی۔

لیکن امید کی ہر کرن کے ساتھ خدشات کے بادل بھی ہیں جن میں بحالی کے موجودہ کمزور عمل کے لیے خطرات پوشیدہ ہیں۔ گرانٹی تخفیف کے باوجود بلند رہی ہے اور حالیہ مہینوں میں اس نے دوبارہ سرا بھارا ہے۔ اجناس (خصوصاً تیل) کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے اس رجحان کے تیزی پکڑنے کا اندیشہ ہے اور یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ آنے والے مہینوں میں بیرونی حسابات کا عدم توازن بڑھ جائے گا۔ مؤخر الذکر خطرہ اس بنا پر اور بھی زیادہ ہے کہ ملک کو پہلے ہی جاری حسابات کا خسارہ، جو گذشتہ برس سے خاصا کم ہے، پورا کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اسی طرح اگر مالیاتی خسارہ بڑھتا رہا، بالخصوص میزانیہ قرض گیری کے لیے مرکزی بینک پر بھاری انحصار کیا گیا اور نیم مالیاتی اقدامات کو محدود نہ کیا گیا تو

اقتصادی استحکام کے لیے خطرات بڑھیں گے۔ مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری (گذشتہ برسوں کے مقابلے میں) م 10ء میں اب تک تو حدود میں رہی ہے مگر اس کے نتیجے میں سرکاری شعبے میں قرض کی بڑھتی ہوئی طلب کا مطلب یہ ہوگا کہ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش نہ رہنے کا سنگین خطرہ بڑھ رہا ہے۔ چونکہ اطلاعات کے مطابق سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری بھی م 10ء کی دوسری ششماہی میں کم ہوئی ہے اس لیے اس سے معاشی بحالی کی وسط مدتی پائیداری کے بارے میں سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہر چند کہ بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کے شعبے میں م 10ء کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران توقع سے زیادہ نمودار کھینے میں آئی تاہم یہ پچھلے برسوں کی سرمایہ کاریوں سے پیدا ہونے والی استعداد کی بنا پر ممکن ہوا۔ اسی طرح کاروباری اعتماد میں بہتری اور مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کا شعبہ کارکردگی دکھانے کے قابل ہوا، حالانکہ توانائی کی قلت، امن وامان اور مالی رکاوٹوں کے مسائل درپیش تھے۔ بہر حال اگر مجموعی طلب میں مزید تیزی آئی تو سرمایہ کاری کی سست رفتاری آئندہ پیداواری نمونہ میں مکنہ رکاوٹ بن سکتی ہے اور بیرونی حسابات اور گرانی پر دباؤ میں اضافہ کر سکتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں مالیاتی خسارہ م 08ء اور اس کے بعد معاشی استحکام کے لیے خطرات کا باعث ہے۔ مالیاتی خسارے کے یہ منفی اثرات حالیہ برسوں میں نیم مالیاتی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی بنا پر اور بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ یہ سرگرمیاں نہ صرف توانائی اور زرعی اجناس کے شعبوں میں گردش قرضے کے پیچیدہ سلسلے کا باعث بنی ہیں بلکہ ان کی وجہ سے معیشت میں تمام قرض گیریوں کی مالی لاگت میں اضافہ ہو گیا ہے اور پیداواری نمونہ گئی ہے۔

جدول 1.2: زر 2 کی نمونہ سرکاری شعبے کا حصہ (جولائی تا اپریل)				
رقم کی آمد اور روپے نمونہ فیصد میں				
نمو		آمد		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
8.1	2.4	414.0	114.1	زر وسیع (زر 2)
				جس میں
16.0	20.9	325.0	315.2	سرکاری قرض گیری
5.0	1.5	144.3	43.4	نجی شعبے کو قرضہ

خطرے سے گریز کے بینکوں کے بڑھے ہوئے رویے نے م 09ء کے دوران نجی شعبے کو قرضے کی دستیابی میں سست رفتار اضافے کے حوالے سے اہم کردار ادا کیا تاہم بینک اس رجحان کو م 10ء کے دوران غالباً اس لیے بھی جاری رکھ سکے کہ حکومت کی جانب سے بینک قرض گیری کی طلب بڑھتی رہی۔ ان دو برسوں کے دوران زر وسیع (زر 2) کی نمونہ صورت حال پر نظر ڈالی جائے تو یہ استدلال مزید واضح ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر م 10ء کے دوران زر وسیع کی نمونہ نمایاں حصہ سرکاری شعبے کی قرض گیری کی بنا پر تھا (دیکھئے جدول 1.2)۔

موجودہ مالیاتی عدم پیک کی وجہ سے م 10ء میں پورے سال کے مالیاتی خسارے میں اضافہ غالباً ناگزیر تھا کیونکہ شدت پسندوں کے خلاف فوجی کارروائیوں کے لیے اضافی ضرورت تھی نیز بے گھر ہونے والے افراد کی مدد بھی درکار تھی۔ تاہم دفاعی اخراجات کو نکال کر بھی م 10ء کی پہلی ششماہی میں جاری اخراجات کی نمونہ 15.7 فیصد سال بسال کی بلند سطح پر رہی ہے۔ مزید برآں بلند مالیاتی خسارے کا اثر بیرونی وصولیوں

میں کمی کی بنا پر دوچند ہو گیا۔ مؤخر الذکر سے ایک تو بینکاری نظام میں سیالیت کم ہوئی دوسرے جاری حسابات کے خسارے کو پورا کرنے میں مشکلات پیش آئیں۔

جدول 1.3: بیرونی کھاتے					
ارب ڈالر					
مئی 10ء		جولائی تا اپریل			
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	مئی 10ء	مئی 09ء		
-0.9	-1.5	-3.1	-9.0	الف۔ جاری حسابات کا توازن	
0.7	0.5	3.9	4.5	ب۔ مالی/سرمایہ توازن	

سال کے بیشتر حصے کے دوران مرکزی بینک نے مالیاتی اور نیم مالیاتی کارروائیوں کے دباؤ کو اثر کو گھٹانے کے لیے بینکاری نظام میں سیالیت داخل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا لیکن شبیہ نرخ مالی سال کے زیادہ تر حصے میں بالائی حد سے قریب رہے۔ اسی طرح جاری حسابات کے خسارے میں تیزی سے کمی کے باوجود بیرونی حسابات کی مجموعی پوزیشن کمزور ہے کیونکہ مالی وصولیاں بھی تیزی سے کم ہوئی ہیں (دیکھئے جدول 1.3)۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جاری حسابات کی پائیداری کا انحصار ملک کی اسے (ترجیحاً غیر قرضہ جاتی رقوم سے) پورا کرنے کی صلاحیت پر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مالیاتی اور بیرونی خساروں نیز گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے دوبارہ سرا بھارنے کی بنا پر معاشی استحکام کو درپیش خطرات ہی وہ اہم اسباب تھے جنہوں نے اسٹیٹ بینک کو زری موقف مزید نرم کرنے سے قاصر رکھا تاہم مالیاتی عدم توازن کم کرنے اور رقوم کی تخصیص کے حوالے سے خرابیاں دور کرنے کے لیے حکومت کا فیصلہ ہی تھا جس نے گرانے کے پھر سے ابھرنے میں سب سے اہم کردار ادا کیا۔ بجلی پر زراعت میں کمی اور بڑھتے ہوئے عالمی نرخوں کی بنا پر اہم ایندھنوں کی ملکی قیمتوں میں اضافے کا اثر ملکی معیشت میں فوراً محسوس کیا گیا۔

خاص طور پر ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا اثر نقل و حمل کے اخراجات کے توسط سے غذائی اجناس کی بلند تر قیمتوں کی صورت میں فوراً دیکھا گیا۔ نتیجتاً عمومی گرانے اپریل 2010ء میں بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گئی۔ گوکہ پچھلے سال اسی مہینے یہ 17.2 فیصد تھی لیکن اب بھی زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں مسلسل بلند غذائی گرانے کی وجہ سے کم آمدنی والے گروپوں کی قوت خرید پر سب سے زیادہ اثر پڑا۔ گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافے کے موجودہ رجحان میں توانائی اور غذائی اشیاء کی قیمتوں کا اہم کردار ہے جس سے دور ثانی کے اثرات کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

اگر درآمد شدہ گرانے کا مسئلہ سنگین ہوا تو یہ خطرہ مزید بڑھے گا۔ خوش قسمتی سے آئی ایم ایف سے خاصی امداد ملنے سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا ہے اور شرح مبادلہ کسی قدر مستحکم ہوئی ہے۔ پاکستان کو نئی سرمایہ کاری لانے کے لیے بھرپور اثباتی اقدامات کرنے ہوں گے اور اس مقصد کے لیے اضافی اصلاحات نافذ کرنی ہوں گی تاکہ معاشی کارکردگی بڑھے اور کاروباری فضا میں بہتری آئے۔

سرمایہ کاری بڑھانے کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچت کو بھی پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک مالی نظام تک عوام کی رسائی بڑھانے کا جائزہ لے رہا ہے اور پالیسی ریٹس کی بچت کنندگان تک منتقلی بہتر بنانے کے منصوبے بھی متعارف کر رہا ہے۔ زیادہ اثر اس

صورت میں ہوگا جب ادارہ جاتی بچت بہتر ہو جس کے لیے ملک میں پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کے ادارہ جاتی ڈھانچے کی اصلاح کی ہنگامی ضرورت ہے تاکہ طویل مدتی بچت کے ذخیرے میں وسعت آئے۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

وفاقی ادارہ شماریات کے ابتدائی عبوری تخمینے اسٹیٹ بینک کی سابقہ پیشگوئیوں سے ہم آہنگ ہیں کہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو پھر سے زور پکڑے گی۔ م س 10ء کی حقیقی جی ڈی پی میں نمو 4.1 فیصد ہوگی جبکہ گذشتہ سال 1.2 فیصد رہی تھی۔ نمو کی اس بحالی میں اہم حصہ ذیلی شعبوں گلہ بانی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی توقع سے زیادہ نمو کارہا، ساتھ ساتھ خدمات کے شعبے کی نمو بھی معاون بنی۔

جدول 1.4: اہم معاشی اظہاروں کی پیش گوئیاں			
م س 10ء		م س 09ء	
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	سالانہ منصوبہ جاتی اہداف		شرح نمو فیصد میں
4.1	3.3	1.2	جی ڈی پی*
11.5-12.5	9.0	20.8	اوسط گرانے
13.5-14.5	-	9.6	زری اثاثے (زرر)
ارب ڈالر			
8.5-9.0	7.0	7.8	کارکنوں کی ترسیلات
19.5-20.0	19.9	19.1	برآمدات (ایف او بی-بی او پی ڈیٹا)
31.0-31.5	28.7	31.7	درآمدات (ایف او بی-بی او پی ڈیٹا)
فیصد جی ڈی پی			
5.1-5.6	4.9	5.3	مالیاتی خسارہ
2.2-2.8	5.3	5.7	جاری حسابات کا خسارہ

نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسبات م س 10ء کی بجٹ دستاویز میں نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کی پیش گوئیاں ایف بی ایس کی طرف سے سال کی تخمین شدہ نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔  
ن: نظر ثانی شدہ،\*: ایف بی ایس کے 21 مئی 2010ء تک کے عبوری اعداد و شمار اس لنک سے لیے گئے ہیں:  
[http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national\\_accounts/national\\_accounts.html](http://www.statpak.gov.pk/depts/fbs/statistics/national_accounts/national_accounts.html)

جہاں تک گرانے کا تعلق ہے، م س 10ء کی دوسری ششماہی کے دوران گرانے کے دباؤ میں دوبارہ اضافہ متوقع تھا تاہم بجلی کے نرخوں میں اضافے کا اثر تیل، کپاس اور دھاتوں کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی بنا پر مزید بڑھ گیا۔ اس کے برعکس منڈی کی میکینیت میں حکومتی مداخلت کے نتیجے میں گندم کی عالمی قیمتوں میں کمی کے فوائد صارفین کو منتقل نہیں کیے گئے۔ ان عوامل کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیوں کے مطابق م س 10ء کے دوران سالانہ اوسط عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 11.5 سے 12.5 فیصد رہنے کا امکان ہے جو کہ سابقہ تخمینے سے معمولی سی زائد ہے (دیکھئے جدول 1.4)۔ تخمینہ بڑھنے سے معیشت میں گرانے کا دباؤ مستحکم ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ جاری حسابات کا خسارہ پیشگوئیوں کے اعتبار سے کم ہوا ہے۔ م س 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ مزید کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.2 سے 2.8 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے، جو 3.2 تا 3.8 فیصد کے سابقہ تخمینے سے خاصا کم ہے، جبکہ گذشتہ سال یہ جی ڈی پی کا 5.7 فیصد رہا تھا۔ یہ بہتری زیادہ تر برآمدات کی متاثر کن کارکردگی اور کارکنوں کی ترسیلات کی وجہ سے ہوئی۔

بہر حال مالیاتی کارکردگی اچھی نہیں رہی۔ مالیاتی خسارے کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر نظر ثانی کی گئی ہے اور بڑھا کر جی ڈی پی کا 5.1 تا 5.6 فیصد کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ مالیاتی حسابات پر دباؤ کا ایک اہم عنصر بڑھتے ہوئے جاری اخراجات ہیں تاہم ٹیکس تاجی جی ڈی پی کی کم شرح

بھی باعث تشویش ہے۔ ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے نفاذ سے فائدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ وی اے ٹی ری فنڈ کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے مناسب طریقے اپنائے جائیں۔ اگرچہ ٹیکس کی وصولی نفاذ کے ابتدائی مرحلے کے دوران کم ہونے کی توقع ہے تاہم معیشت میں ٹیکس کی وصولی اور دستاویزیت کا سلسلہ آئندہ برسوں میں بہتر ہوگا۔

ٹیکس گزاروں کے پیسے کا درست استعمال بھی بے حد اہم ہے۔ حکومت کو نیم مالیاتی سرگرمیاں کم کرنی ہوں گی اور گھٹائے میں جانے والے سرکاری اداروں کی نجکاری کا عمل تیز کرنا ہوگا۔ نظم و نسق میں بہتری، ادارہ سازی اور سرمایہ کار دوست قوانین کا موثر نفاذ پائیدار نمو کی لازمی شرائط ہیں۔ اچھے نظم و نسق اور موثر قانون سازی دونوں سے خاصی سرمایہ کاری آسکتی ہے جو معیشت کے امکانات سے فائدہ اٹھانے اور روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ معیشت میں روزگار کی تخلیق کا عمل تیز کرنے کے لیے اس طرح کی ساختی تبدیلی درکار ہے۔

مثال کے طور پر فکری ملکیت کے حقوق (intellectual property rights) کا تحفظ اور معاہدوں پر عملدرآمد یقینی بنانے کی جانب پیش رفت درکار ہے تاکہ اختراع و ایجاد کی حوصلہ افزائی ہو۔ فکری ملکیت کے حقوق کا اعتراف اور انہیں نافذ کرنا ساری دنیا (خصوصاً ابھرتی ہوئی منڈیوں) میں اہم مسئلہ ہے اور پاکستان اس معاملے میں بہت سے ملکوں سے پیچھے ہے۔ اسی طرح اگر کرایہ داری کے قوانین کی ایسی اصلاح کی جائے کہ نہ تو وہ ناجائز طور پر کرایہ دار کے حق میں ہوں اور نہ مالک مکان کے حق میں تو ملکی تعمیراتی صنعت کی حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے۔ کرایہ داری قوانین کے سلسلے میں مردجہ بہترین بین الاقوامی طور طریقوں کو اپنانے سے مکاناتی شعبے میں بھاری سرمایہ کاری آسکتی ہے اور طلب و رسد کے درمیان خلج پُر کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

آخر اُبنیادی سہولتوں اور انفراسٹرکچر کی فراہمی بھی بہت اہم ہے۔ بجلی کی قلت کے باوجود بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے شعبے میں نمو ہوئی ہے تاہم چھوٹے اور درمیانے درجے کے ایشیا سازوں اور تاجروں پر بجلی کی قلت کا غالباً بہت شدید اثر پڑا ہے جس کے نتیجے میں پیداوار اور روزگار کا زیاں ہوا ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں پر بجلی کی کمی کا اثر اہم ایندھنوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور گیس کی عدم دستیابی کی بنا پر مزید سنگین ہو گیا۔ بجلی کی قلت کی جڑیں نامناسب نرخوں اور ناقص نظام تقسیم میں ہیں۔ بجلی پر بلا ہدف زرعات کی مسلسل فراہمی سے توانائی کے شعبے میں قرضے کا الجھاؤ پیدا ہوا جس کے پیداواری نمو پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ مثال کے طور پر قرضے چڑھنے کے نتیجے میں ملکی ریفرنسزیاں اور آئی پی پیز استعداد سے کم سطح پر کام کر رہی ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ منڈی کے نرخوں میں حکومت کی براہ راست مداخلت کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ منڈی کے ڈھانچے کے مسائل مسابقتی کمیشن آف پاکستان (سی سی پی) جیسے آزاد ضابطہ ساز اداروں کے ذریعے حل کیے جانے چاہئیں۔

### 1.3 خلاصہ

#### حقیقی پیداوار کا شعبہ

##### زراعت

م 10ء کے دوران پانی کی قلت اور ناسازگار موسم کے باوجود زرعی شعبے میں 3 فیصد کی معقول نمو کا امکان ہے جو کہ گذشتہ دس برس کی اوسط نمو کے لگ بھگ ہے۔ رواں سال توقع تھی کہ اہم فصلوں کی جگہ چھوٹی فصلیں کاشت کرنے سے ان کی نمو میں اضافہ ہوگا لیکن صورتحال برعکس رہی، م 10ء کے دوران موسم سرما کی کم بارشوں کی وجہ سے زیادہ تر چھوٹی فصلیں متاثر ہوئیں۔

زرعی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے م 10ء کے دوران مناسب مقدار میں کھاد اور زرعی قرضے دستیاب تھے۔ رواں مالی سال برآمدات میں زراعت کا نمایاں حصہ ایک اور مثبت پیش رفت ہے۔ اس کے نتیجے میں زیادہ تر اضافی زرعی پیداوار کی ملکی قیمتیں نسبتاً بلند ہوئیں اور اس سے کاشتکاروں کو پیداوار بڑھانے کا حوصلہ ملے گا۔

##### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

م 10ء کی پہلی ششماہی میں معقول بحالی کے بعد تیسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو مزید تیز ہوئی۔ صارفنی مالکاری میں کمرشل بینکوں کے دوبارہ داخلے سے صارفنی پائیدار اشیا کی طلب میں اضافہ ہو گیا خاص طور پر گاڑیوں کی قیمتیں بڑھنے کے باوجود ان کی طلب بڑھی۔ مزید برآں عالمی طلب کے ساتھ ساتھ ملکی پالیسیوں میں بہتری کے نتیجے میں برآمدی صنعتوں خصوصاً قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں تیزی آئی ہے۔

بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے اپنی دستیاب استعداد کو استعمال کیا اور اس سے قیمتوں پر کوئی خاص دباؤ نہیں پڑا۔ استعداد کے استعمال کا یہ رجحان م 10ء جولائی تا فروری کے دوران ملاحظہ کیا گیا؛ گاڑیوں، الیکٹرانکس اور سیمنٹ کے شعبوں میں یہ رجحان بڑھا جبکہ سیالیت کے مسائل کی وجہ سے پیٹرولیم اور اسٹیل کے شعبے میں کمزور پڑا۔ بظاہر کئی شعبوں میں استعداد موجود ہے تاہم بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کو آئندہ نمو برقرار رکھنے میں بجلی کی قلت کے باعث مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔

مستقبل میں استعداد کے استعمال کا بڑی حد تک انحصار بجلی کی فراہمی پر ہوگا۔ خصوصاً صنعتیں تو انائی کے استعمال میں جوتنوع اختیار کرتی ہیں اس میں قدرتی گیس کا حصہ تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے، اور قدرتی گیس وہ ایندھن ہے جس کی طلب سی این جی، گھروں اور توانائی کے شعبوں میں بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران ملک میں گیس کی تلاش کے لیے سرگرمیاں ناکافی تھیں جس سے حالیہ برسوں میں گیس کی طلب ورسد کے درمیان فرق بڑھا ہے جس سے کئی صنعتوں، خاص طور پر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں استعداد پوری طرح استعمال نہیں ہو پا رہی۔ مستقبل قریب میں بہتری کی امید کم ہے، البتہ گیس اور بجلی بچانے کے بھرپور اقدامات سے کچھ سہولت مل سکتی ہے، تاہم مستقبل بعید میں ڈیموں کی تعمیر، اور اب تک استعمال نہ کیے جانے والے کوئلے اور گیس کے ملکی وسائل مستحکم صنعتی نمو کے لیے بنیادی اہمیت کے حامل ہوں گے۔

## قیمتیں

اپریل 2010ء میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) بڑھ کر 13.3 فیصد ہو گئی جو کہ مارچ کی 12.9 فیصد سے معمولی زائد ہے لیکن اکتوبر 2009ء کی 8.9 فیصد پست سطح سے (جو تھوڑا ہی عرصہ رہی) خاصی بلند ہے۔ 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے ناپی گئی تو زری گرانی میں اپریل 2010ء کے دوران کوئی تبدیلی نہیں آئی، تاہم غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے تو زری گرانی اپریل 2010ء میں بڑھ کر 10.6 فیصد ہو گئی جبکہ مارچ میں 9.9 فیصد تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپریل میں گرانی کا دباؤ نسبتاً وسیع البتہ نیا ہے۔

حالیہ مہینوں میں گرانی بڑھنے کے کئی عوامل ہیں جیسے (الف) ایشیا کی بلند عالمی قیمتیں خاص طور پر خام تیل، دھاتوں، دالوں اور کپاس کی، (ب) بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی ملکی قیمتوں میں اضافہ، (ج) پانی کی قلت کے باعث فصلوں کی کمزور نمو کے علاوہ سبزیوں، پھلوں، گلہ بانی وغیرہ کی مستحکم برآمدی نمو، (د) توسیعی مالیاتی پالیسی اور (ه) ملکی معیشت کی بحالی۔

## زر اور بینکاری

اسٹیٹ بینک نے جنوری اور مارچ 2010ء کی زری پالیسی کے مسلسل دو اعلانات میں پالیسی ریٹ 12.5 فیصد پر برقرار رکھا۔<sup>1</sup> پالیسی ریٹ میں نرمی لانے میں محتاط نظر نگہ اس لیے اپنایا گیا کہ ایک طرف مجموعی طلب کی بحالی کو سہارا دیا جائے اور دوسری طرف معاشی عدم توازن بشمول گرانی کو دوبارہ ابھرنے سے روکا جائے۔

گرانی میں حالیہ اضافے کی بڑی وجہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ایشیا کی عالمی قیمتوں پر دباؤ ہے۔ خسارے کی خاصی نمایاں تسلیک سے صورتحال خراب ہو گئی تھی کیونکہ بلند اخراجات سے بڑھتے ہوئے خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے بینکوں سے رجوع کیا جبکہ بیرونی رقوم کی آمد غیر یقینی تھی۔ نتیجتاً آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ خسارے کی سہ ماہی تسلیک کی حد حکومت نے مارچ 2010ء ختم ہونے والی سہ ماہی میں عبور کر لی۔

زری مجموعے کے لحاظ سے جولائی تا اپریل 10ء کے لیے زر 2 میں 8.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 2.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ زر 2 میں بہتری خالص ملکی اثاثوں میں شاندار نمو کے باعث آئی جو جولائی تا اپریل 10ء کے دوران 9.8 فیصد تھی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 8.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ دوسری جانب جولائی تا اپریل 10ء میں بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 7.2 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 33.6 فیصد کمی نمایاں کی ہوئی تھی۔ زر میں توسیع کے ساتھ بینکوں کی امانتوں میں بھی اضافہ ہوا جن میں جولائی تا اپریل 10ء کے دوران 8.6 فیصد کمی شاندار نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 0.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

## مالیاتی صورتحال

10 مئی کی تیسری سہ ماہی کے میزانیہ اعداد و شمار ابھی دستیاب نہیں ہیں تاہم ابتدائی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی شعبہ دباؤ کا شکار ہے اور

<sup>1</sup> 10 مئی کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 150 بیس پوائنٹس کم کیا گیا، اگست میں 100 بیس پوائنٹس اور نومبر میں 50 بیس پوائنٹس کم کیے گئے۔

خوشہ ہے کہ حکومت بجٹ خسارہ ہدف کے اندر نہیں رکھ سکے گی۔ اگرچہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی میں بہتری آئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے معقول منافع، اور اتحادی سپورٹ فنڈ میں 349 ملین ڈالر ملنے سے غیر ٹیکس محاصل میں بھی اضافہ ہوا ہے تاہم مقررہ حد سے زائد سرکاری اخراجات کی وجہ سے بجٹ خسارہ ہدف سے زائد رہنے کا امکان ہے۔

تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر کی کارکردگی بہتر ہوئی اور ٹیکس وصولیوں میں 26 فیصد اضافہ ہوا تاہم، م س 10ء کے بقیہ مہینوں میں ایف بی آر کے لیے ٹیکس محاصل کا ہدف پورا کرنا دشوار ہوگا کیونکہ 1.38 ٹریلین روپے ٹیکس وصولیوں کا مقررہ سالانہ ہدف پورا کرنے کے لیے اسے چوتھی سہ ماہی میں سال بسال 37.6 فیصد نمو حاصل کرنا ہوگی جبکہ ٹیکس محاصل کی گذشتہ پانچ برسوں کی آخری سہ ماہی میں اوسط نمو 15.7 فیصد رہی ہے۔

جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران ملکی ذرائع سے 535.3 ارب روپے سرکاری قرض گیری کی گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں ملکی میزانیہ ضروریات کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی قرض گیری کم تھی، چنانچہ بڑھتے ہوئے بجٹ خسارے کی وجہ سے جولائی تا مارچ م س 10ء کے دوران بینکوں سے مالکاری کی گئی جس سے خوشہ ہے کہ نجی سرمایہ کاری کے لیے گنجائش کم رہ جائے گی۔

## بیرونی شعبہ

### ادائیگیوں کا توازن

کم درآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات میں استحکام کے باعث جولائی تا اپریل م س 2010ء کا جاری حسابات کا خسارہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا کم رہا، تاہم اس بہتری کے، مجموعی بیرونی حسابات پر اثرات اس دوران سرمائے اور فاضل مالی کھاتے میں معقول تخفیف کی بنا پر محدود ہو کر رہ گئے۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے کی وجہ کم درآمدات (جس کے ساتھ مال برداری لاگت بھی کم ہوئی) اور جاری منتقلیوں میں مستحکم اضافے کے علاوہ یہ بھی تھی کہ منافع منقسمہ کی ترسیل اور قرضے پر سودی ادائیگیاں کم ہوئیں۔ اسی طرح زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے کم بہاؤ اور برآمدات میں معمولی اضافے سے بھی جاری حسابات کے خسارے میں بہتری آئی۔

مالی کھاتے میں فاضل رقم جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران، گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں، خاصی کم ہو گئی۔ ایکویٹی اور قرضوں کی آنے والی رقوم میں تخفیف دونوں اس کی وجوہات تھیں۔ چنانچہ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مجموعی بیرونی کھاتے میں معمولی فاضل رقم ہے۔

زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں بڑی حد تک آئی ایم ایف سے ایس ڈی آر کے اختصاص کے باعث 2.2 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران شرح مبادلہ بھی مقابلاً مستحکم رہی، اس میں صرف 3.9 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ 16.2 فیصد گری تھی۔

## تجارتی کھاتہ

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران تجارتی خسارہ 13.9 فیصد کم ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں 15.6 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ تجارتی خسارے میں کمی کی وجہ برآمدات میں سال بسال 8 فیصد اضافہ اور درآمدات میں 2.8 فیصد سال بسال کمی تھی۔

خام ایشیا کی قیمتیں کم ہونے سے درآمدی بل سکڑ گیا اور م س 10ء کے ابتدائی پانچ مہینوں میں درآمدی بل میں تخفیف ہوئی۔ ان کم قیمتوں کی وجہ سے جولائی تا اپریل 2010ء کے پورے عرصے دوران درآمدات کی مقدار بڑھنے کا زیادہ تر اثر زائل ہو گیا۔ غذا اور ٹیکسٹائل گروپ کے باعث برآمدات بڑھیں۔ غذائی گروپ کی برآمدات میں اضافے کی بڑی وجہ چاول، پھل اور سبز یا یوں کا برآمدی حجم بڑھنا تھا۔ دوسری جانب کم قدر اضافی کے حامل زمروں مثلاً خام کپاس اور سوئی دھاگے کی برآمد بڑھنے سے ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ ہوا۔